استغاثہ

اسلام اور سائنس کی نظر میں

مُصنّف

جاوید احمد عنبر مصباحی

ناشر

برکاتی بکڈپو

گلبرگہ کرناٹک، ہند

مدنی بکڈپو

مٹیا محل دہلی

استعانت

اسلام اور سائنس کی نظر میں

مصنف

جاوید احمد عنبر مصباحی

بانی و سربراہ علامہ فضل حق خیر آبادی چیریٹیبل فاؤنڈیشن اَنڈمان۔ ہند

ناشر

برکاتی بکڈپو

گلبرگہ، کرناٹک۔ ہند

نام کتاب : اسلامی قوانین بائبل اور دور جدید کے تناظر میں

مصنف : جاوید احمد عنبر مصباحی

کمپوزنگ : نجم الثاقب عنبر / محمد جیلانی عنبر

پروف ریڈنگ : عالمہ عائشہ سلطانہ عنبر

اشاعت اول : جمادیٰ الاولی ۱۴۳۶ھ / مارچ ۲۰۱۵ء

صفحات : ۴۸۰

تعداد : ۱۱۰۰

قیمت : ۲۲۰/روپئے (ہندوستانی) بیرونِ ہند 20$

ناشر : برکاتی بکڈپو، خواجہ بازار، گلبرگہ شریف، کرناٹک۔ ہند۔

موبائل (مصنف) : ☏ +91-9801077667/9679583583

ای میل : ambermisbahi@gmail.com
ambermisbahi@yahoo.com

کتاب ملنے کے دیگر پتے مع رابطہ نمبرات

(۱) دہلی: مدنی بکڈپو، مٹیا محل، دہلی۔۶ +91-9319557710

(۲) ممبئی: اقرا بکڈپو، محمد علی روڈ، ممبئی۔۳ +91-22-23410140

(۳) بہار: فیضی کتاب گھر، مہسول چوک، سیتامڑھی۔ +91-9835209155

(۴) اتر پردیش: المجمع الاسلامی، مبارک پور، اعظم گڑھ۔ +91-9839387680

(۵) پنجاب: مجلس فکر رضا، بستی جودھیوال، لدھیانہ۔ +91-9417049590

(۶) جموں و کشمیر: شاہ ہمدان بکڈپو، کدلہ بل، پانپور، سرینگر۔ +91-9469122716

(۷) کرناٹک: نوری کتاب گھر، درگاہ روڈ، گلبرگہ۔ +91-9035126496

انتساب

ہم اپنی اس کاوش کو ان لوگوں کے نام منسوب کرتے ہیں:

☆ جن کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سب سے اوپر ہے۔

☆ جن کے نزدیک دنیا و آخرت کا سب سے قیمتی سرمایہ ایمان کی دولت ہے۔

☆ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جنت ان کی منزل ہے اور اس منزل کو پانے کے لیے وہ دل کے دریچے کو حق کی شعاعوں کے لیے ہمیشہ کھلا رکھتے ہیں۔

☆ جو قبول حق کے جذبہ کے ساتھ ہر تحقیق کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور حق واضح ہو جانے کے بعد اسے قبول کرنے میں کسی طرح کا باک محسوس نہیں کرتے۔

☆ بالخصوص ان نوجوانوں کے نام جن سے امت مسلمہ کا مستقبل وابستہ ہے۔

جاوید احمد عنبر مصباحی

۱۱/ جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ / ۳/ مارچ ۲۰۱۵ء

تہدیہ

اس کتاب کو بہ نیت ثواب ہم ان تمام دینی بھائیوں کے نام معنون کرتے ہیں جو بحالت ایمان اس دنیا سے رخصت ہوئے، بالخصوص اپنے مرحومین رشتہ دار نانا، نانی، دادا، خالہ، خالو، چچا، چاچی، بہن و دیگر اَقربا و اَعزہ۔ اللہ تمام مسلمانوں کی قبر کو رحمت و نور کا مسکن بنائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین ﷺ

تقریظ جلیل

ادیب اسلام شیخ نفیس احمد مصباحی طال الظل
استاذ: جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی۔ ہند

بسم الله الرحمن الرحيم
حامدا و مصلّیا و مسلّما

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی بندوں کا حقیقی مددگار ہے، دوسروں کی مدد بھی اسی کی قوت دینے سے ہوتی ہے، وہ اگر قوت نہ دے تو دوسرے کی مدد کرنا تو درکنار، کوئی خود اپنا کام بھی نہیں کرسکتا۔ اِسی اِسلامی عقیدے کو سورۂ فاتحہ کی اس آیت میں بیان کیا گیا ہے:

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھ ہی سے مدد مانگیں)

لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کو عونِ الٰہی کا مظہر جانے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص اور اپنی قدرت کاملہ سے اسے دوسرے پریشاں حال انسانوں کی مدد کرنے کی قوت بخشی ہے تو اس کے جائز و مباح ہونے میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ مدد حقیقت میں اللہ ہی کی مدد ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اہل سنت و جماعت کے اسی عقیدے کی ترجمانی کرتے ہوئے تفسیر فتح العزیز (ص ۲۰) پر فرماتے ہیں:

''باید فہمید کہ اِستعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد برآں غیر بود، واُورا مظہر عونِ الٰہی نداند حرام است، واگر اِلتفات محض بجانب حق است، واُورا ایکے از مظاہرِ عون دانستہ ونظر بکارخانۂ اسباب وحکمت تعالیٰ درآں نمودہ بغیر استعانت نماید دُور از عرفان نخواہد بود ودَرشرع نیز جائز ورَوا اَست، وانبیا واولیا ایں نوع استعانت بالغیر کردہ اند، ودرحقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست، بلکہ استعانت بحضرت حق است لاغیر۔''

(جاننا چاہئے کہ کسی غیر پہ اعتماد کرتے ہوئے اور اسے عونِ الٰہی کا مظہر جانے بغیر مدد مانگنا حرام ہے، اور اگر توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور اس کو اللہ کی مدد کا ایک مظہر جان کر اور اللہ تعالیٰ کی حکمت اور کارخانۂ اسباب پر نظر کرتے ہوئے اس سے مدد مانگی تو یہ عرفان سے دور نہیں اور

شریعت میں بھی جائز ہے، اور اس قسم کی استعانت بالغیر تو انبیاے کرام اور اولیاے عظام نے بھی کی ہے، حقیقت میں یہ حق تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا نہیں، بلکہ اسی سے مدد مانگنا ہے)

عزیز گرامی مولانا جاوید احمد عنبر مصباحی نے اسی اسلامی فکر وعقیدہ کو اپنی اس کتاب ''استعانت، اسلام اور سائنس کی نظر میں'' میں پیش کیا ہے، اور قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت پیش کرنے کے ساتھ ہی جدید سائنسی اِیجادات کے ذریعہ بھی اس فکر وعقیدہ کو خوب خوب سمجھایا ہے۔ موصوف یہ کوشش لائق صد تحسین اور قابل تقلید ہے۔

مولانا جاوید احمد عنبر مصباحی صاحب، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، کے ان چند جواں سال ممتاز فارغین میں سے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے خوب خوب توفیقاتِ خیر سے نوازا ہے، وہ وقت کی قدر و قیمت سے اچھی طرح آگاہ ہیں، اس لیے اپنی حیات مستعار کے اوقات ولمحات کو دین وعلم کی خدمت اور قوم وملت کی صلاح وفلاح کے کاموں میں لگاتے ہیں۔ ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء میں جامعہ سے تعلیمی فراغت کے بعد انھوں نے اپنی علمی وقلمی دل چسپی نہ صرف برقرار رکھی، بلکہ اس میں گراں قدر اضافہ بھی کیا۔ اب تک ان کے قلم سے عربی، اردو اور انگریزی زبان میں پچاس سے زیادہ مقالے اور نصف درجن سے زائد کتابیں معرض وجود میں آچکی ہیں۔ جن میں ''اسلام اور عیسائیت: ایک تقابلی مطالعہ'' اور ''بائبل میں نقوش محمدی'' اپنے موضوع پر اہم اور مفید کتابیں ہیں۔ اس طرح مولانا موصوف کی علمی اور قلمی خدمات کی ایک لمبی فہرست ہے جو دیگر نوجوان علما کو دعوت فکر وعمل دے رہی ہے۔

اخیر میں مولانا موصوف کی اس دینی وعلمی خدمت پہ انھیں ہدیۂ تبریک پیش ہے اور دعا ہے کہ رب کریم ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے، اسے بھٹکتے ہوئے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ بنائے اور انھیں اِخلاص کے ساتھ مزید دینی وعلمی خدمات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انھیں دارین کی کامیابی وسرخ روئی سے نوازے۔ آمین بجاہ النبی الکریم۔

نفیس احمد مصباحی
خادم تدریس جامعہ اشرفیہ،
مبارک پور، اعظم گڑھ، یو۔ پی، انڈیا

مورّخہ
۷رجمادی الاولی، ۱۴۳۶ھ
۲۷رفروری، ۲۰۱۵ء بروز جمعہ مبارکہ

مقدمہ

جوں جوں زمانہ ترقی کر رہا ہے اور نت نئی سائنسی تحقیقات سامنے آرہی ہیں، اسلام کی حقانیت کی دلیلوں میں بھی اضافہ ہورہا ہے۔ ملحدانہ وناستھک ذہن رکھنے والوں اور خدا کے نہ دیکھنے کواس کے نہ ہونے کی دلیل بنانے والوں کے سامنے آج خدا کی ذات کومنوانا زیادہ مشکل نہیں رہ گیا ہے۔ انہیں صرف اتنا بتادیجئے کہ کوئی بھی ہوائی جہاز اپنے آپ نہیں چلتا ہے۔ ہوائی جہاز دوطرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ جس کا چلانے والا (Pilot) اسی میں بیٹھا نظر آتا ہے اور دوسرا ہوائی جہاز وہ ہے جس کا چلانے والا اس میں بیٹھا نظر نہیں آتا ہے، وہ اسے زمین پر بیٹھ کر کمپیوٹر سے کنٹرول کرتا ہے یعنی بغیر پائلٹ کا ہوائی جہاز مثلاً ڈرون (Drone) وغیرہ۔ دنیا اور اس کے چلانے والے کو اسی مثال سے سمجھئے۔ ضروری نہیں ہے کہ چلانے والا آپ کو نظر آجائے، یہ چلانے والے کی عقل کا کمال ہے کہ وہ ہوائی جہاز میں نظر آئے بغیر بھی کنٹرول کرتا ہے، اسی طرح یہ ذات الٰہی کا کمال اور انسانی آنکھوں کی بے بسی ہے کہ خدا دنیا والوں کو نظر نہیں آتا مگر پھر بھی سارا کنٹرول اسی کا ہے۔ جس طرح بغیر پائلٹ کے طیارہ کے بارے میں یہ کہنا اپنے علم وعقل پہ لوگوں کو ہنسنے کا موقع دینا ہے کہ وہ اپنے آپ چل رہا ہے۔ اسی طرح دنیا میں خدا کو نہ دیکھ کر یہ کہنا کہ دنیا اپنے آپ بن گئی اور ایسے ہی چل رہی ہے، اپنی دانشمندی کے سرٹیفکیٹ کو رد کرنے کی درخواست دینے کے مترادف ہے۔

ہم نے آپ کو ایک مثال صرف سمجھانے کی خاطر دیا ہے، اگر اسی طرح آپ اپنے گرد وپیش کی چیزوں میں غور کریں تو بہت سی چیزیں ایسی ملیں گی جن سے آپ کی بہت سی مشکلات ختم ہوسکتی ہیں۔ یہ مختصر سی کتاب ارد گرد پھیلی حقیقت پر مبنی اسی طرح کی دلیلوں پہ مشتمل ہے تا کہ عربی زبان وادب سے دور، اَن پڑھ یا صرف عصری علوم سے آراستہ مسلمان جو قرآن وحدیث اور اصول تفسیر وحدیث کے پیچ وخم سے ناواقف ہیں انہیں اپنے ذہن وفکر میں ابھرتے ہوئے بہت سارے سوالات کے شافی جوابات ان کی معلومات کے مطابق مل سکیں۔

اسلام کا دعویٰ ہے کہ قرآن اور لوح محفوظ میں دنیا کی ہر چیز اور ہر سکنڈ کا حال لکھا ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر لوح محفوظ کتنی بڑی ہے؟؟ اور کیا قرآن کے چند صفحات میں سب

کچھ لکھنا ممکن ہے؟؟ اس سوال کے جواب کے لیے آپ میموری کارڈ، پین ڈرائیو اور کمپیوٹر ہارڈ ڈسک وغیرہ پہ غور کریں تو جواب مل جائے گا۔ آدھ انچ کی میموری کارڈ میں قابل پرنٹ لاکھوں کروڑوں صفحات سموئے جاسکتے ہیں۔ ایک ۴/ جی بی میموری کارڈ میں A4 سائز کے لاکھوں صفحات کے مواد کو محفوظ کیا جاسکتا ہے، مگر انہیں دیکھنا اسی وقت ممکن ہے جب ان کے لیے ضروری سامان موجود ہوں، اسی طرح لوح محفوظ اور قرآن مجید میں ہر چیز کا بیان ہے جنہیں دیکھنے اور جاننے کے لیے اس کے لیے ضروری سامان (فیضانِ خدا اور رسول ﷺ) ضروری ہیں۔

ع سوئے ہیں وہ بظاہر، دل ان کا جاگتا ہے

یہ عقیدہ بخاری ومسلم سے تو ثابت ہے ہی، اس کے علاوہ سائنسی ترقی نے اس کی دلیلوں میں ایک اور خوبصورت نگینہ جوڑ دیا ہے، آپ اپنے کمپیوٹر، لیپ ٹاپ اور موبائل میں وقت اور تاریخ دیکھ کر انہیں بند کردیں اور دس منٹ یا دس دنوں بعد دوبارہ کھول کر اس کی تاریخ اور وقت کو دیکھیں، اس کے بعد آپ کسی طرح کا اعتراض کرنے میں شرم اور عار محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکیں گے، اور رسول اللہ ﷺ کی حیات اور ان کے اختیار سے متعلق سارے شیطانی شبہات خود بخود ختم ہوجائیں گے۔ اگر آپ کے کمپیوٹر و لیپ ٹاپ میں وائرس اور موبائل میں کوئی خرابی نہیں ہے تو آپ یہ دیکھ کر دنگ رہ جائیں گے کہ غیر مسلم کے ہاتھوں کی بنی ہوئی یہ بے جان چیزیں بند رہ کر بھی تاریخ اور وقت کے متعلق پوری طرح باخبر تھیں۔ بند رہنے کی حالت میں بھی ان کی گھڑی اندر ہی اندر چلتی رہتی ہے۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ انداز بیان، الفاظ، جملے اور تعبیرات آسان سے آسان ہوں تاکہ صرف رسم الخط بدل جانے سے اردو سے ناآشنا لوگ بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاسکیں۔ اسی کے ساتھ اسلوب اور طرزِ بیان کو نہایت مثبت رکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ حلق سے اترتے وقت لفظوں کی دھار کسی کے قبول حق سے دور رہنے کے جرم میں شریک ملزم نہ بن سکے۔ اپنی حد تک ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے جدید علوم سے لیس اور سائنسی ایجادات سے بہرہ ور اسلامی پیاس رکھنے والے مسلم بھائیوں کو قیمتی تحفہ دیا ہے، جس کا بدلہ یہ ہے کہ وہ ہمارے خاندان، مسلم بھائیوں اور ساری انسانیت کے لیے ہمیشہ دعاے خیر کرتے رہیں۔

☆......☆......☆

استعانت اسلام اور سائنس کی نظر میں

رسول اللہ ﷺ، انبیا، صحابہ اور اولیا کے متعلق اس طرح کا عقیدہ پچھلے تقریباً ڈیڑھ سو سالوں سے متنازعہ بنا ہوا ہے۔ دونوں طرف سے دلیلیں دی جاتی ہیں اور ہر ایک اس بات پہ مصر ہے کہ صرف اسی کا نظریہ صحیح اور درست ہے۔ پیش کردہ ثبوتوں میں ضعیف اور تاویل کا سہارا لے کر انکار کی راہ اپنائی جاتی ہے مگر ہم نے اس مقدمہ کو قرآن و حدیث کے ساتھ جدید علوم، سائنس اور ٹکنالوجی کی ان ایجادات کی روشنی میں بھی دیکھنے کی کوشش کی ہے جن کے صحیح ہونے کی خبر ہر انسان کو دن میں ہزار سے زائد مرتبہ ملتی ہے اور جنہیں جھٹلانا اپنے وجود کو جھٹلانے سے زیادہ مشکل اور اپنے آپ کو فریب دینے کے برابر ہے۔ ذرا آپ غور کریں اپنے ہاتھ میں موجود موبائل، اے ٹی ایم کارڈ، میٹرو ٹرین کے ٹکٹ اور گھر میں چل رہی ٹی وی کی اسکرین پہ!! اور انٹرنیٹ چلانے افراد انٹرنیٹ پہ دستیاب جدید سافٹ ویئرز پہ!! آپ کو اس مسئلہ کا جواب بہت آسانی سے مل جائے گا۔ پہلے کتاب بند کر کے دس منٹ سوچئے!! اور جواب ڈھونڈنے کی کوشش کیجئے!!!

امید ہے کہ آپ صحیح نتیجہ پہ پہونچ چکے ہوں گے!! اگر ہاں، تو ایک سجدۂ شکر ادا کیجئے کہ اللہ نے آپ کو ایسے دور میں پیدا کیا جب آپ بہ آسانی اسلام کے بہت سے مختلف فیہ مسائل کا حل ڈھونڈ سکتے اور ان کی حقانیت کا احساس دوسروں کو بھی کرا سکتے ہیں۔ اور اگر نتیجہ نہیں پا سکے ہیں، تو ورق الٹیے اور اپنے دل و دماغ میں چھپی دلیلوں کو ہمارے الفاظ و انداز میں پڑھتے چلے جائیے!!

سب سے پہلے چند باتیں ذہن نشیں رکھیے:

(۱) اللہ تعالیٰ کا علم اس کا ذاتی ہے، کسی اور کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ اس کے برخلاف ہر مخلوق یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا علم بھی خدا کا دیا ہوا ہے۔ بغیر خدا کی مرضی کے کسی کو کسی بات کا علم نہیں ہو سکتا ہے۔ جس کا عقیدہ ایسا نہیں وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(۲) خدا کا علم ازلی اور قدیم ہے۔ یعنی اس کے علم کی کوئی مدت نہیں ہے، ہمیشہ سے ہے اور

ہمیشہ قائم رہے گا۔ بندوں کا علم حادث ہے جو خدا کی جانب سے ملا، عطا سے پہلے نہیں تھا۔ جس کی فکر اس عقیدے کے خلاف ہو وہ ایمان والا نہیں۔

(۳) خدا کا علم ہر صورت میں سبب اور ذریعہ کے بغیر ہے۔ مخلوق کے علم کے لیے خدا کوئی نہ کوئی ذریعہ بناتا ہے۔ اور سب سے بڑا ذریعہ خود خدا ہے۔

(۴) خدا کا علم اور اس کی قدرت باقی رہنے کے لیے کسی کی محتاج نہیں، مگر مخلوق کے علم و طاقت کو باقی رہنے کے لیے خدا کی مشیت از حد ضروری ہے، خدا جب چاہے مخلوق سے اس علم یا طاقت کو دور کر دے یا علم کو کچھ دیر کے لیے اس کے ذہن میں ہی چھپا دے کہ زور دینے کے باوجود اسے نہ یاد آسکے۔ جو اس عقیدہ کے خلاف سوچے وہ اسلام سے خارج ہے۔ مثلا کوئی سائنس داں ہے، جس نے دور بیٹھ کر جاننے کا آلہ جیسے موبائل ایجاد کیا، اس سائنس داں کا علم اور دور بیٹھے جاننے کی طاقت خدا کی مشیت پہ منحصر ہے، خدا جب چاہے اسے علم اور اس اختیار دونوں سے محروم کرسکتا ہے۔ جو اس کے خلاف کہے وہ امت مسلمہ کا فرد نہیں۔

(۵) مخلوق کو اگر خدا خود سے کسی چیز کو جاننے کی طاقت دیتا ہے تو بھی اس کے علم کے لیے خدا ہی اصل کارساز ہوتا ہے، ایسا نہیں کہ خدا کی مشیت اور اس کی مشیت و قدرت سے وہ چیز دور ہو جاتی ہے۔ بلکہ اصل مسبب وہاں بھی خدا کی ہی ذات رہتی ہے۔ جیسے خدا نے ہمیں ہاتھ محنت کرنے اور روزی کمانے کے لیے دیے ہیں، تو جب ہم محنت کر کے دو روپیہ کماتے ہیں اس میں بھی اصل کارساز اللہ ہی ہے اور اس کی منظوری کے بعد ہی وہ روپیہ ہم تک پہنچ پاتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ ہمیں ملنے والا پیسہ خدا کی مشیت کے بغیر ہم تک پہنچ جاتا ہے۔

(۶) ہر وہ چیز جو خوبی ہو اور کسی بھی مخلوق کو عطا ہوئی ہو وہ رسول اللہ ﷺ میں ضرور ہوگی۔ دنیا کی کوئی ایسی عادت و خصلت نہیں جو تعریف کے قابل ہو اور رسول اللہ ﷺ کو نہ ملی ہو۔

امت محمدیہ ﷺ کا عقیدہ یہ ہے:

"وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُوْتِیَ عُلُوْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ ...... وَفِی الْآیَةِ اِشَارَةٌ

اِلٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مُعَلَّمٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ لِاَنَّہٗ تَعَالٰی عَلَّمَہٗ عُلُوْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔"

"یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اگلوں اور پچھلوں کا علم دیا گیا ہے..... (سورۂ یٰسٓ کی آیت ۶۹ میں) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی ﷺ اللہ سے سیکھے ہوئے ہیں کیونکہ اللہ نے ہی ان کو اولین و آخرین کا علم دیا ہے۔"

(تفسير الحقي: سورة يونس ١، سورة يٓس ٦٩، سبل الهدیٰ و الرشاد: ٤٨٧/١ الباب الثالث، روح المعاني: سورة يوسف ٦٧، تفسير الآلوسي: سورة يوسف ٦٧، سورة الأنبياء ١٣٣، تفسير الرازي: سورة الأعراف ١٥٧، ١٥٨، سورة الرعد ٣، تفسير النيسافوري: سورة الأعراف ٣، ١٥٥)

اسی لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، ید بیضا داری — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(۷) شرک کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اللہ کی ذات میں' یا اس کی ایسی صفت میں جس کو اس نے اپنے لیے خاص کیا ہو، یا اس کی عبادت میں کسی مخلوق کو شریک اور ساجھے دار مانے۔

(۸) شرک کو اس طرح بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے لیے ممکن نہیں ہیں انھیں اللہ کے علاوہ کسی کے لیے ممکن ماننا۔ مطلب جو چیزیں شرک ہیں وہ کسی بھی مخلوق کے لیے اور کبھی بھی ممکن نہیں ہوں گی۔ جو چیز ایک مرتبہ بھی اللہ کے علاوہ کسی کے لیے ممکن ہو جائے اسے شرک نہیں کہا جا سکتا ہے۔

(۹) کوئی حدیث ضعیف ہو مگر کسی نا قابل انکار ذریعہ سے اس کی تصدیق ہو جائے تو اس کو دلیل میں پیش کرنا درست ہے اور وہ ضعیف ہو کر بھی قوی کے مرتبہ میں ہوگی۔

(۱۰) بعض اوقات یہ وسوسہ ذہن میں آتا ہے کہ سائنس اسلام کی دشمن ہے اور اس کی ایجادات کو کسی اسلامی مسئلہ کو سمجھنے کے لیے استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ مثلاً اس کے ذریعہ ایجاد کردہ موبائل نے دور بیٹھے کسی کی خبر جاننے کو ممکن بنا دیا ہے، مگر اس مثال کو اسلام کے کسی مسئلے کو سمجھنے کے لیے سامنے رکھنا درست نہیں کیونکہ سائنس اسلام کی دشمن ہے۔ یہ وسوسہ شیطان کی طرف سے آتا ہے کیونکہ (الف) سائنس کا ہر نظریہ اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ سائنس نے بہت سی ایسی

چیزوں کی تصدیق کی ہے جنہیں قرآن وحدیث نے بیان کیا ہے مثلاً قرآن نے بیان کیا ہے کہ میٹھا اور نمکین پانی مل کر بھی جدا رہتے ہیں اور ایک دوسرے میں حلول نہیں کرتے ہیں، سائنس نے بھی اس کی تصدیق کی ہے اور بہت سے سائنس دانوں نے اسی بنیاد پہ اسلام بھی قبول کیا ہے۔

(ب) بلکہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علاوہ ہر ایک کے لیے ناممکن بنایا ہے اسے سائنس کیسے ممکن بنا سکتی ہے؟؟ دوسرا خدا بنانا، خدا کے لیے بھی محال ہے کیونکہ خدا وہ ہوتا ہے جو خالق ہوتا ہے اور جو دوسرا خدا بنے گا وہ مخلوق ہوگا، خدا کی ذات کی ابتدا نہیں، مگر جو دوسرا خدا بنے گا اس کی ابتدا ہوگی محتاج چیز خدا نہیں ہوتی اور جو دوسرا خدا بنے گا وہ اپنے وجود میں پہلے خدا کا محتاج ہوگا، ان بنیادوں پہ دوسرا خدا نہیں ہوسکتا ہے۔ اسی طرح خدا کی طرح صفات دوسروں کے لیے ماننا بھی شرک ہے لیکن اگر دونوں میں ایک وجہ سے بھی فرق پایا گیا تو شرک نہیں، جیسے سننا دیکھنا جاننا۔ خدا بھی دیکھتا، سنتا اور جانتا ہے اور ایک انسان بھی سنتا، دیکھتا اور جانتا ہے۔ مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ اللہ کا دیکھنا، سننا اور جاننا کسی کی مدد کے بغیر ہے اور اس کی کوئی ابتدا اور انتہا نہیں، مگر انسان کا یہ سب کرنا اللہ کی مدد پہ موقوف ہے اور اس کی مدت بھی ہے کہ انسان کب سے سنتا دیکھتا اور جانتا ہے۔ جب اتنا فرق ہے تو انسان کے لیے محدود طور پہ دیکھنا سننا وغیرہ اللہ کی عطا سے ماننا شرک نہیں، لیکن خدا کی مدد کے بغیر اور غیر محدود طریقے پر ماننا شرک ہے کہ انسان کے لیے اللہ جیسی صفت مانی گئی اور اللہ کی خاص صفات میں دوسرے کو شریک مانا گیا۔ جو ان عقیدوں کے خلاف کوئی عقیدہ رکھتا ہو وہ اسلام سے خارج ہے، اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۱۱) بعض ذہنوں میں یہ وسوسہ آتا ہے کہ ہمیں صرف قرآن وحدیث کو ماننا چاہئے، ان کے علاوہ کسی عالم یا محدث یا فقیہ کی بات ماننا ہمارے لیے ضروری نہیں ہے۔ یہ ایک غلط فہمی یا کم سمجھی پہ مبنی بات اور شیطان کا وسوسہ ہے کیونکہ قرآن کو قرآن اور حدیث کو حدیث ثابت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ہم صحابہ، تابعین، محدثین، مفسرین، علما اور فقہا کو نیک، راست گو، حق پسند، خدا کی مدد سے لیس اور اللہ و پیغمبر اسلام ﷺ کی محبت میں سرشار تسلیم کریں۔ اگر ایک دو عالم

نے کوئی بات کہی ہو تو اس کو ان کی ذاتی رائے کہا جا سکتا ہے مگر جب کہنے والوں کی تعداد کثیر ہو اور ان میں مایہ ناز اسلامی اسکالر ہوں، صحابی رسول ﷺ اور جلیل القدر تابعی ہوں، ابن شہاب زہری، امام نخعی، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، محدث ابن ماجہ، محدث ابن نسائی، محدث ابن ابی شیبہ، امام دارمی، امام بیہقی، محدث ابن خزیمہ، امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر عسقلانی، قاضی عیاض مالکی، علامہ ابن کثیر، علامہ بیضاوی، علامہ ملا علی قاری، مفسر ذیشان اسماعیل حقی، امام ابن جریر وغیرہم جلیل القدر ہستیاں ہوں جن پر ساری اسلامی روایات اور اسلامی تاریخ کی ثقاہت وسچائی موقوف ہے، ان کی کہی ہوئی باتوں کو ٹھکرانا دین کی بنیادوں کو ڈھانے کی کوشش کرنے کی طرح ہے۔ کیونکہ ہم نے قرآن وحدیث کو ان کے ہی کہنے اور بتانے سے مانا ہے کہ یہ قرآن ہے اور یہ حدیث ہے۔ اگر یہ سچے نہیں، ان کی بات اچھی نہیں، ان کا عقیدہ خراب ہے، ان کے دل میں اللہ کا خوف نہیں ہے، ان کا ذہن توحید اور رسول اللہ ﷺ کی محبت سے خالی ہے'' اس طرح کی باتیں ہم کریں تو بد عنوانی سے پاک کسی بھی عدالت میں ہم اپنے اسلام وایمان کو ثابت نہیں کر سکیں گے۔

آیئے اب اصل موضوع کو سمجھیں! استعانت کا معنی ہے کسی سے مدد مانگنا، اور اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقبول بندوں جیسے رسول اللہ ﷺ، دیگر انبیا علیہم السلام، صحابی، ولی، شہید، غوث و اَبدال اور قطب رضی اللہ عنہم سے اس عقیدہ کے ساتھ مدد مانگنا کہ اللہ کی اجازت اور طاقت دینے سے وہ ایسا کر سکتے ہیں اور انہیں اپنی ظاہری زندگی اور وصال (موت) کے بعد بھی ایسا کرنے پہ اللہ کی جانب سے اجازت وطاقت ملی ہے۔

استعانت کی قانونی اور شرعی حیثیت کو جاننے کے لیے آپ کو ان سوالوں کا جواب ڈھونڈنا ہوگا: (۱) نبی، ولی اور شہید کی موت کیسی ہوتی ہے؟ اور کیا اس کے بعد بھی انہیں زندگی ملتی ہے؟ (۲) کیا ایک دو، سو دو سو، ہزار دو ہزار کلومیٹر دور سے کسی کی آواز سننا ممکن ہے؟ (۳) کیا سینکڑوں اور ہزاروں کلومیٹر دور رہنے والے کو اپنے سامنے موجود کی طرح دیکھنا ممکن ہے؟ (۴)

کیا یہ ممکن ہے کہ ایک انسان ایک جگہ رہ کر دنیا کے الگ الگ علاقوں کے لوگوں کو ایک ہی وقت میں دیکھ سکے اور ان کی آوازیں سن سکے؟ اور اگر ضرورت پڑے تو انہیں مشورہ اور حکم بھی دے سکے؟ (۵) کیا آج اسے ممکن مانا جاسکتا ہے کہ ایک انسان ہزاروں میل دور سے کسی دوسرے انسان کے کام آسکے؟ اپنے ہاتھ کو کام میں لاکر اس کی کسی مصیبت و پریشانی کو دور کر سکے؟؟

اگر آپ نے ان سوالوں کا جواب ڈھونڈ لیا تو دنیا کی کوئی بھی طاقت آپ کو منزل تک پہونچنے سے نہیں روک سکتی ہے۔

اگر آپ کے دل نے قرآن وحدیث اور سائنس کی روشنی میں ان سوالات کو حل کر لیا ہے تو الحمدللہ، اور اگر آپ کامیاب نہیں ہو سکے، تو اپنے دل کی دھڑکنوں کو ہمارے الفاظ میں سنیں۔

پہلا سوال:

(۱) نبی، ولی اور شہید کی موت کیسی ہوتی ہے؟ اور کیا اس کے بعد بھی انھیں زندگی ملتی ہے؟

اس سوال کا جواب قرآن وحدیث میں یہ ہے کہ ان نیک بندوں کی موت صرف لمحہ بھر کی ہوتی ہے کہ اللہ جل شانہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اسی لیے ان پر ایک لمحہ کے لیے موت طاری کی جاتی ہے اور پھر اس کے بعد ان کی روحیں ان کے جسموں میں لوٹا دی جاتی ہیں۔ اللہ جل شانہ نے رسول اللہ ﷺ سے بہت کم مرتبہ رکھنے والے ان کی امت کے شہیدوں کے متعلق ارشاد فرمایا:

”وَلا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لا تَشْعُرُوْنَ o“۔

”جو اللہ کی راہ میں شہید کر دیے گئے انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔“ (سورة البقرة: ١٥٤)

مرنے کے بعد بھی زندہ رہنا ایک خوبی ہے اور ہم نے تحریر کر دیا ہے کہ ہر وہ خوبی جو کسی مخلوق کے لیے ممکن ہوگی وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی ہوگی۔ شہید بلند مرتبہ ضرور ہے مگر رسول اللہ ﷺ کے رتبہ کے سامنے اس کی وہی حیثیت ہے جو سات سمندروں کے

سامنے ایک قطرہ کی ہوتی ہے۔شہید کو یہ مرتبہ بھی رسول اللہ ﷺ پہ جان نثار کرنے کی وجہ سے ہی ملتا ہے۔حضرت عمرو عثمان اور علی وحسن وحسین رضی اللہ عنہم کی حیات کا ثبوت دو اور دو چار کی طرح واضح ہے کہ یہ حضرات شہید کیے گئے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ اسماعیل حقی نقل فرماتے ہیں:

"وَقَالَ الْجُنَيْدُ مَنْ كَانَتْ حَيَاتُهُ بِنَفْسِهٖ يَكُوْنُ مَمَاتُهُ بِذَهَابِ رُوْحِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ حَيَاتُهُ بِرَبِّهٖ فَاِنَّهٗ يَنْتَقِلُ مِنْ حَيَاةِ الطَّبْعِ اِلٰى حَيَاةِ الْاَصْلِ وَهُوَ الْحَيَاةُ الْحَقِيْقِيَّةُ:

''جنید (بغدادی) نے کہا جس کی زندگی اپنے لیے ہوتی ہے اس کی موت روح کی جدائی سے ہوتی ہے اور جس کی زندگی رب کے لیے ہوتی ہے وہ طبعی زندگی سے اصل اور حقیقی زندگی کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ (تفسیر الحقی: سورۃ البقرۃ ۱۵۴)

مقتولین عشق (ولی) اور نبی بھی اس آیت میں شامل ہیں۔

(تفسیر الحقی: سورۃ البقرۃ ۱۷۱، ۱۵۴، سورۃ الأنعام ۱۶۲، سورۃ الأنفال ۲۴، حافظ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، ۱۰/۲۰۵، وفاۃ موسیٰ وذکرہ بعد، ۱۰/۲۴۳، باب واذکر فی الکتاب مریم) (۱)

چنانچہ یہی عقیدہ ساری امت کا ہے کہ انبیا علیہم السلام اور اولیا رضی اللہ عنہم بھی اس آیت میں شامل ہیں اور وہ بھی زندہ ہیں اور اس پر احادیث وروایات بھی وارد ہیں۔

علاوہ ازیں امام بخاری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

---

(۱) شیخ رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

''انبیا کرام اور شہدا کے لیے برزخ میں حیات دائمی ثابت ہے۔'' (فتاویٰ رشیدیہ: ۶۰، مکتبہ تھانوی دیوبند، ۱۹۸۷ء)

فتاویٰ رشیدیہ میں مزید ہے:

''سوال:۔عدم سوال قبر مخصوص شہدائے مقتولین سے ہی ہے یا ہر قسم شہداء سے اور اولیاء اللہ بھی بمرتبہ شہداء اور داخل تحت آیت بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ ہیں یا نہیں کیونکہ وہ مجاہد فی النفس ہیں کہ یہ جہاد اکبر ہے فقط۔

''جواب:۔اولیاء کرام بھی بحکم شہداء ہیں اور مشمول آیت بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ (بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں) کے ہیں اور سوال قبر نہ ہونا شہدا سے بندہ کو معلوم نہیں مگر ہاں حدیث میں آیا ہے کہ شہید کو عذاب قبر سے امن دی جاتی ہے اور یہ فضیلت اولیاء عظام کے واسطے بھی ہے۔'' (ایضا، ص ۱۰۵)

"كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ! مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، فَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ۔"

"رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں ارشاد فرماتے: اے عائشہ! میں خیبر کے کھانے کی تکلیف مسلسل محسوس کرتا ہوں، اب اسی زہر کی وجہ سے میری سانس رکنے کا وقت آ چکا ہے۔" (۲)

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نص قطعی قرآن پاک کی آیت - کہ شہید زندہ ہیں - کی عبارۃ النص میں داخل ہیں اور آپ ﷺ باحیات ہیں۔

احادیث طیبہ انبیا کو ان کے وصال کے بعد مطلق زندہ گردانتی ہیں، چنانچہ حضرت ابودردا رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ: قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔"

"جمعہ کے دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں، جب ایک شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اور وصال کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وصال کے بعد بھی، سنو! اللہ نے زمین پر یہ حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیا کے جسم کو کھائے، تو اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں۔" (۳)

---

(۲) اس حدیث کو ان ائمہ ومحدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل فرمایا ہے:
(۱) امام بخاری، صحیح، حدیث ۴۱۶۵، باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ، حدیث ۴۴۲۸ باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ وقولہ تعالیٰ انک میت وانہم میتون (۲) امام بیہقی، مسند، حدیث ۲۰۲۰۹ (۳) دلائل النبوۃ، حدیث ۳۰۹۷ (۴) امام عبد الرزاق، مصنف، حدیث ۱۹۸۱۵ (۵) امام حاکم، مستدرک، حدیث ۴۳۹۳، کتاب المغازی والسرایا (۶) امام متقی ہندی، کنز العمال، حدیث ۳۲۱۸۸ (۷) مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر ۵۹۶۵، باب فضائل سید المرسلین (۸) امام سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲۱۸/۳ (۹) الخصائص الکبریٰ، باب اعطاءہ ﷺ مع النبوۃ، فضیلۃ الشہادۃ (۱۰) علامہ ابن کثیر، سیرت، ۴۴۹/۳ اور ۴۴۳/۴، باب کیف ابتدیٔ الرسول ﷺ بمرضہ الذی مات فیہ (۱۱) البدایہ والنہایہ ۲۲۶/۵، ۲۴۶/۵ باب فی الآیات والاحادیث المنذرۃ بوفاۃ الرسول ﷺ (۱۲) امام محمد بن یوسف صالحی شامی، سبل الہدی والرشاد، ۳۰۳/۱۲، باب التاسع والعشرین فی اختیار اللہ تعالیٰ لہ ﷺ بان تجمع لہ مع النبوۃ الشہادۃ (۱۳) مفسر بغوی، سورۂ الفتح آیت نمبر ۱۹ (۱۴) مفسر خازن، تفسیر، سورۂ الفتح آیت نمبر ۱۹۔

اس حدیث پاک کے اس جملہ ''جب ایک شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے'' میں اگر آپ غور کریں تو اس میں سارے اختلاف کا حل اور آج کی تمام سائنسی ایجادات کی طرف اشارہ پائیں گے۔ مطلب اللہ نے فرشتوں کو یہ طاقت دی ہے کہ ۱/۴ سیکنڈ سے کم کی مدت میں اپنی آواز یا اپنی ذات کو دنیا کے کسی بھی کونے سے مدینہ منورہ پہنچا سکتے ہیں، کیا یہ خوبی نہیں ہے؟ کیا دنیا کی کوئی ایسی خوبی ہے جس سے سید العرب والعجم ﷺ کو خدا نے محروم کر دیا ہے؟؟ معاذ اللہ

حضرت انس بن مالک سے صحیح حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَرَرْتُ عَلٰی مُوسٰی لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِی قَبْرِهِ۔"

''معراج کی رات میں سرخ ٹیلے کے قریب موسیٰ کی قبر سے گذرا، تو انہیں قبر میں بحالت قیام نماز میں دیکھا۔'' (۴)

---

(۳) اس حدیث کو بہت سے فقہا و محدثین اور علما و مفسرین نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل فرمایا ہے:

(۱) امام ابن ماجہ، صحیح، حدیث ۱۷۰۶، ۱۰۸۵، ۱۱۳۸، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۷۰۵ (۲) امام ابن نسائی، صحیح، حدیث ۱۳۷۳، ۱۳۸۵ (۳) امام ابوداؤد، صحیح، حدیث ۱۰۴۷، ۱۰۴۹، ۱۵۳۱، ۱۵۳۳ (۴) امام احمد بن حنبل، مسند، حدیث ۱۶۵۹۲ عن اوس بن اوس (۵) امام دارمی، مسند، حدیث ۱۶۲۴ (۶) امام حاکم، مستدرک، حدیث ۱۰۲۹، ۸۶۸۱ (۷) امام طبرانی، المعجم الاوسط، حدیث ۴۷۸۰ (۸) المعجم الکبیر، حدیث ۵۸۹ (۹) امام دارمی، مسند، ۱۵۷۲ (۱۰) امام ابن خزیمہ، صحیح، ۱۷۳۳ (۱۱) امام ابن شیبہ، مصنف، حدیث ۸۶۹۷ (۱۲) امام نووی، ریاض الصالحین، باب الامر بالصلوۃ علیہ وفضلہا (۱۳) امام بیہقی، سنن، حدیث ۱۶۶۶، ۶۲۰۶، (۱۴) شعب الایمان، حدیث ۲۸۹۴ (۱۵) معرفۃ السنن والآثار، حدیث ۱۸۳۶ (۱۶) حیاۃ الانبیاء فی قبورھم، حدیث نمبر ۱۰ (۱۷) امام ابن نعیم اصبہانی، دلائل النبوۃ، حدیث ۴۹۰ (۱۸) امام بزاز، مسند، حدیث ۳۴۸۵ (۱۹) امام علی متقی ہندی، کنز العمال، حدیث ۲۱۰۳۷، ۲۲۰۲، ۲۳۳۰۱، ۳۲۲۴۴ (۲۰) امام ابن حجر عسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب قولہ واذکر فی الکتاب مریم (۲۱) امام بدر الدین عینی، عمدۃ القاری، باب ما یذکر فی الاشخاص والخصومۃ (۲۲) علامہ ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، باب الجمعہ، باب اسماء اللہ تعالیٰ، باب ما یقول عند الصباح والمساء، باب البکاء والخوف، باب نفخ الصور (۲۳) امام طحاوی، حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح، فصل فی حملہا ودفعہا (۲۴) امام قاضی عیاض مالکی، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، باب فی الاختلاف فی الصلاۃ علی غیر النبی (۲۵) امام محمد بن یوسف صالحی شامی، سبل الھدی والرشاد، باب فی حیاتہ فی قبرہ (۲۶) امام ابن کثیر، تفسیر، سورۂ احزاب آیت ۵۶ (۲۷) علامہ آلوسی، سورۂ انبیا آیت ۱۰۴ (۲۸) امام حقی، تفسیر، سورۂ انعام آیت ۶۷، سورۂ توبہ آیت ۴۱، سورۂ احزاب آیت ۵۶ اور سورۂ زمر آیت ۴۲۔

حاشیہ نمبر (۴) اگلے صفحہ پہ

امام ابویعلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث تخریج کی ہے:

"اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ."

''انبیا اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔'' (۵)

اس طرح پہلے سوال کا جواب قرآن کی آیت، حدیثوں اور اکابر امت سے یہ ملا کہ نبی، ولی اور شہید علیہم السلام کی موت صرف لمحہ بھر کی ہوتی ہے۔ پھر ان کی روح انہیں لوٹا دی جاتی ہے، یعنی بقولِ عاشق رسول:

انبیا کو بھی اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات مثلِ سابق وہی جسمانی ہے

---

(۴) اس حدیث کو ان ائمہ ومحدثین اور فقہا ومفسرین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے:

(۱) امام مسلم، صحیح، حدیث ۶۳۰۶، ۶۳۰۸ (۲) امام نسائی، سنن، حدیث ۱۶۳۰، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۴۳۵ (۳) امام احمد، مسند، حدیث ۱۲۲۳۱، ۱۲۵۳۹، ۱۲۸۴۰، ۱۳۹۴۳، ۲۱۱۳۹، ۲۳۷۶۴، ۲۳۷۹۵ (۴) امام ابن حبان، صحیح، حدیث ۴۹، ۵۰ (۵) امام طبرانی، معجم کبیر، حدیث ۱۱۰۴۴ (۶) معجم اوسط، حدیث ۸۰۳۰ (۷) امام بغوی، شرح السنۃ، باب تاویل الثیاب والفرش (۸) امام ابن شیبہ، مصنف، حدیث ۳۶۵۷۵ حدیث المعراج (۹) امام بیہقی، دلائل النبوۃ، حدیث ۶۵۳، ۶۷۵، ۳۰۳۹ (۱۰) حیاۃ الانبیاء فی قبورھم، حدیث ۸ (۱۱) محدث عبد بن حمید، مسند، حدیث ۱۲۰۵ (۱۲) امام عبد الرزاق، مصنف، حدیث ۶۷۲۷ (۱۳) امام ابن حجر عسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب قولہ وفاۃ موسیٰ اور باب المعراج میں (۱۴) امام بدرالدین عینی، عمدۃ القاری، باب قولہ واذکر فی الکتاب مریم اور باب المعراج میں (۱۵) امام سیوطی، جامع الاحادیث، حدیث ۵۶۱، ۲۱۱۰۳ (۱۶) جمع الجوامع، حدیث ۵۵۹ (۱۷) درمنثور، سورۃ الاسراء ا (۱۸) امام جلال الدین محلی شافعی، جلالین، سورۃ الشعرا آیت ۱۰ (۱۹) امام ہیثمی، مجمع الزوائد، حدیث ۱۳۷۸۴، ۱۳۷۸۵ (۲۰) امام محمد بن یوسف صالحی شامی، سبل الھدیٰ والرشاد ۱۲/ ۳۶۳، باب فی حیاتہ فی قبرہ، (۲۱) علامہ ابن کثیر، تفسیر، سورۃ الاسراء ا (۲۲) امام متقی ہندی، کنز العمال، حدیث نمبر ۳۱۸۵۰ (۲۳) امام طبری، تفسیر، سورۂ سجدہ ۲۳ (۲۴) امام بغوی، تفسیر، سورۂ سجدہ ۲۴ (۲۵) علامہ آلوسی، تفسیر، سورۂ کہف ۶۵، سورۂ روم آیت ۵۵ (۲۶) مفسر خازن، تفسیر، سورۂ اسراء ا (۲۷) مفسر اسماعیل حقی، تفسیر، سورۂ اسراء ا (۲۸) امام نیشاپوری، تفسیر، سورۂ سجدہ ۲۳۔

(۵) اس حدیث کو درج ذیل علما ومحدثین نے روایت کیا ہے:

(۱) امام ابویعلی، مسند، حدیث ۳۳۳۱ (۲) امام سیوطی، جامع الاحادیث، حدیث ۱۰۲۱۳ (۳) جمع الجوامع، حدیث ۱۳۹، وھو حدیث صحیح (۴) حافظ عسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، ۱۰/۲۰۵، وفاۃ موسیٰ وذکرہ بعد، ۱۰/ ۲۴۳، باب واذکر فی الکتاب مریم، اس مقام پہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے مختصراً جو بحث کی ہے وہ ان کے مذہب مختار کو ظاہر کرتی ہے۔ (۵) علامہ ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، باب الجمعۃ، کتاب المناسک، باب فی المعراج (۶) اعتقاد الامام احمد بن حنبل، عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی۔

دوسرا سوال:

(۲) اب رہا یہ سوال کہ کیا ایک دو، سو دو سو، ہزار دو ہزار کلومیٹر دور سے کسی کی آواز سننا ممکن ہے؟ تو اس کا جواب بھی ہاں اور صرف ہاں ہے۔

سائنس کی روشنی سے قبل اسلام کی روشنی میں دیکھیں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِيْ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيْهِ، هٰذَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ."

''اللہ نے میری قبر پہ ایسے فرشتہ کو مقرر کیا ہے جسے ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرمائی ہے، تو قیامت تک جو بھی مجھ پہ درود پڑھے گا وہ درود کو اس کے اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ میرے سامنے پیش کرے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ پہ درود پڑھا ہے۔''(٦)

اور لطف تو یہ ہے کہ سعودی عرب کی جانب سے تیار کیے گئے سافٹ ویئر مکتبہ شاملہ میں 'الترغیب والترھیب' کو صحیح وضعیف کے نام سے دو الگ الگ کتاب بنایا گیا ہے جن میں سے صحیح الترغیب والترھیب میں اس حدیث کو نقل کیا گیا ہے۔ یعنی ان کے نزدیک یہ حدیث پایۂ صحت کو پہنچی ہوئی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی نے اللآلی المصنوعہ فی الأحادیث الموضوعة (۲۵۹/۱۔۲۶۰) میں اس حدیث کے متعدد شواہد و متابعات ذکر کرنے کے بعد جو فیصلہ دیا وہ یہ ہے:

---

(٦) اس حدیث کو درج ذیل ائمہ ومحدثین نے روایت کیا ہے:

(۱) امام بزاز، مسند، حدیث ۱۴۲۵ (۲) امام ہیثمی، مجمع الزوائد، حدیث ۱۷۲۹۱ (۳) امام بخاری، تاریخ کبیر، حدیث ۲۸۳۱ (۴) امام سیوطی، جامع الاحادیث، حدیث ۱۴۲۷ (۵) جمع الجوامع، حدیث ۲۵۸۹ (٦) الحاوی للفتاوی، ۲۱٦/۳ (۷) خصائص کبری، ۲/۲۱۷ باب اختصاصہ ﷺ بعدم بلاء جسدہ (۸) امام سخاوی، القول البدیع ص ۱۱۸۔۱۱۹ (۹) شیخ ابن قیم جوزیہ، جلاء الافہام فی فضل الصلاۃ والسلام علی محمد خیر الانام، ص ۱۰۷، ۱۰۸، (۱۰) امام محمد بن یوسف صالحی شامی، سبل الھدیٰ والرشاد، ۳۵۸/۱۲، الباب الحادی عشر فی حیاتہ فی قبرہ، ۴۲۷/۱۲، الباب الرابع فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ (۱۱) سمہودی، خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، ص ۴۳، باب فضل الزیارۃ وتاکدھا وشد الرحال (۱۲) امام منذری، الترغیب و الترھیب، حدیث ۲۵۷۴۔

"هٰذَاالْحَدِيْثُ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ الْحِلْيَةِ وَلَهُ شَوَاهِدُ يَرْتَقِيْ بِهَا إِلٰى دَرَجَةِ الْحَسَنِ ۔"

''اس حدیث کی تخریج طبرانی اور حلیہ میں ابونعیم نے کی ہے، اوراس کی مُؤیّد احادیث کی تعداد اتنی ہے کہ یہ درجۂ حسن کو پہنچ جاتی ہے۔''

سائنس کی ایجاد کردہ چیزوں اوران کے زمانوں میں اگرغور کریں تو یہ نکتہ منکشف ہوگا کہ جب سے اس طرح کی بحث چھڑی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ذات میں کون کون سی چیزیں منفی (Negative) ہیں تبھی سے اللہ تعالی نے سائنسی ترقی کی رفتار بڑھادی ہے۔

چلئے! اِس حدیث کوسائنسی زاویۂ نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں۔ یہ حدیث ضعیف ہے مگر سائنسی ایجادات نے یہ ثابت کردیاہے کہ یہ حدیث بے بنیادنہیں ہے کیونکہ اب تو ایسی مشینیں ایجاد ہوگئی ہیں جوخطرہ کے وقت خود بخود اَلارم بجاتی ہیں اور دور بیٹھے لوگوں کواس کی اطلاع مل جاتی ہے۔اس کے لیے آپ وائرلیس، موبائل اوراے ٹی ایم مشین کی نگرانی کررہے سسٹم کی مثال کوسامنے رکھیں۔ وائرلیس اورموبائل نے ہزاروں کلومیٹر دور سے سننے کوممکن ہی نہیں بلکہ ایک عام بشر کے لیے بھی واقع بنادیاہے، اسی طرح اے ٹی ایم مشین کی حفاظت کے لیے نصب کیا جانے والا سسٹم خطرہ کے وقت خود بخود اَلارم بجاتا ہے جسے دور بیٹھے لوگ سن لیتے ہیں، اب ایسی صورت میں دور سے سننے کواللہ تعالیٰ کا خاصہ اورنبی و شہید کے لیے شرک کہنا صحیح نہیں، البتہ یہ کہنا حق ہے کہ دور بلکہ قریب سے بھی کسی ذریعہ کے بغیر سننا اللہ جل شانہ کی خصوصیت ہے۔مگر کسی سبب اور ذریعہ کی مدد سے دور سے سننا ہر کسی کے لیے ممکن بلکہ واقع ہو چکاہے۔ایک معمولی انسان بھی موبائل، ریڈیو، ٹی وی، وائرلیس اورانٹرنیٹ کے سہارے ہزاروں کلومیٹر دور سے سننے کا اہل ہو چکاہے۔

قاعدہ اور ضابطہ یہ ہے کہ جس ضعیف حدیث کی کسی معتبر ذریعہ سے تصدیق ہوجائے وہ قابل یقین گردانی جائے گی، بالخصوص جب ایسے سبب سے تصدیق ہوجائے جس کا انکار ناممکن ہو (جیسے دور سے سننا موبائل سے ثابت ہو چکا ہے) تو اس حدیث کا

انکار اور اس پہ اصرار ہٹ دھرمی اور فتنہ انگیزی تسلیم کی جائے گی۔(۷)

آج سائنس وٹکنالوجی کے زمانہ میں اس چیز کو سمجھنا ناممکن نہیں رہ گیا ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی کوئی قوت یا ملکہ دیدیا ہے جس کے ذریعہ آپ ﷺ جب چاہیں اور جس امتی کی چاہیں خبر لے لیں۔ جب ایک معمولی مخلوق انسان کے ذریعہ بنایا گیا ہمارے ہاتھوں میں گھومتا ہوا موبائل ہمیں اس طرح کی سہولیات فراہم کرسکتا ہے تو پھر اللہ کی عطا سے نبی ﷺ کے لیے اسے کیسے محال اور شرک کہا جاسکتا ہے؟ ہم نے پہلے ہی عرض کردیا ہے کہ جو چیز شرک ہوگی وہ کسی مخلوق کے لیے کبھی بھی ممکن نہیں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ کے حق میں اس طرح کی چھپی باتوں کے علم کو سمجھنے کے لیے اللہ رب العزت نے اتنی چیزیں پیدا فرمادی ہیں کہ انہیں سمجھنا بہت آسان ہوگیا ہے۔ ATM مشین اور اپنے ATM Card کے عمل پہ غور کریں بقیہ باتیں سمجھ میں آجائیں گی۔ جیسے ہی کارڈ اے ٹی ایم مشین کے اندر گیا یا آدھ سکنڈ کے لیے مشین سے چھوگیا صرف اتنی سی مہلت میں مشین نے اس کی ہر جانکاری حاصل کرلی۔ اس کے لیے دوسری مثال موبائل کا ٹیرف ریچارج بھی ہے۔ جیسے ہی آپ نے اپنے لیے کسی خاص آفر کا ریچارج کرایا اُس نے اسی وقت کام کرنا شروع کردیا۔ اور جیسے ہی آپ نے کہیں بات کی یا کوئی مسیج بھیجا کہ خود بخود آپ کے موبائل کھاتے سے پیسہ کٹ جاتا ہے۔ یا اسی طرح کوئی آفر رات بارہ بجے ختم ہو رہا ہے اور آپ اس آفر کو استعمال کرتے ہوئے بارہ بج کر ایک سکنڈ پہ اپنا کام مکمل کرتے ہیں تو خود بخود آپ کے کھاتہ سے اس ایک زائد سکنڈ کا پیسہ کٹ جاتا ہے۔ موبائل پہ باتیں کرتے

---

(۷) شیخ قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:

”حضرت جنید (رضی اللہ عنہ) کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہوگیا آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں، حضرت جنید (رضی اللہ عنہ) نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کلمہ کبھی پڑھا تھا یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے اپنی جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کیا اپنی ماں کو جنت میں دیکھتا ہوں، سو اس پر آپ نے فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس مکاشفہ سے ہوگئی۔“ (تحذیر الناس: ص ۵۳۔۵۴، فیصل پبلیکیشنز دیوبند، یوپی۔ ہند۔ ۲۰۰۵ء)

ہوئے جیسے ہی آپ نے دہلی کی حدوں سے نکل کر اتر پردیش کی سرحدوں میں قدم رکھا بے روح چیز موبائل نیٹ ورک کو معلوم ہو گیا اور اب وہ آپ کے کھاتے سے رومنگ چارج بھی کاٹ لیتا ہے۔ یہ سارا کام مشین کی حرکتوں سے ہوتا ہے جنہیں انٹرنیٹ کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اپنے حریفوں کی نگرانی کے لیے قلم نما ٹرانسمیٹر استعمال کیا جاتا ہے، جس کے ذریعہ دشمن کی ہر بات سنی جاتی ہے، چاہے وہ کئی کلومیٹر دور ہی کیوں نہ ہو۔ یہی حال میٹرو ٹرین کے ٹوکن کا ہے، جس پہ آپ کی منزل لکھی ہوئی نظر نہیں آتی ہے، اس کے اشارۂ ابرو پہ ہی میٹرو اسٹیشن کے احاطہ میں داخل ہونا ممکن ہوتا ہے، اور یہ بے جان سا پلاسٹک کا ٹکڑا آپ کی منزل سے باخبر رہتا ہے، اگر آپ چاہیں کہ قریب کا کرایہ دے کر اس ٹوکن کے ذریعہ دور تک سفر کرلیں تو یہ مشکل ہوگا، آخر میں آپ کے لیے میٹرو اسٹیشن کا دروازہ نہیں کھلے گا، آپ کی چوری پکڑی جائے گی اور ایک اِنچ پلاسٹک سے بنا وہ ٹوکن آپ کو رسوا کردے گا۔ جب ایک انسان کی بنی ہوئی ایک بے جان چیز کی طاقت وقدرت اتنی ہے تو پھر ہمارا یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی طاقت وقدرت کا جو بھی حساب لگائیں گے وہ ان کے اختیارات کا ہزاروں حصہ بھی نہیں ہوگا۔

فروری ۲۰۱۴ء میں حکومت ہند کا اس بات پہ تبادلۂ خیال ہوا کہ موبائل اور انٹرنیٹ کی ہر نقل وحرکت کے آٹو میٹک ریکارڈ کو قانونی حیثیت دے دی جائی تا کہ جرائم کی سطح کو کم سے کم کیا جا سکے۔ قارئین کی اطلاع کے لیے عرض کردیں کہ آج حکومت ہند نے کم از کم انٹرنیٹ بالخصوص واٹس اَیپ اور فیس بک کی حد تک یہ سنسر شپ لگا رکھی ہے کہ اس پہ کی جانے والی ہر حرکت پہ کرائم برانچ اور سائبر سیل کے ذریعہ حکومت کی قریبی نگاہ ہوتی ہے اور یہ بہت مشکل ہے کہ آپ متنازعہ پوسٹ دے کر بچ جائیں، جب اللہ تعالی حکومت ہند پہ قابض غیر مسلموں اور بہت سے کم علموں کے لیے اس چیز کو ممکن اور واقع بنا چکا ہے تو ہم اس مسلمان کو کیسے مشرک مان سکتے ہیں جو یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہر امتی کے احوال وافعال سے باخبر ہیں......؟؟؟

تیسرا سوال:

(۳) کیا سینکڑوں اور ہزاروں کلومیٹر دور والے کو سامنے موجود شے کی طرح دیکھنا ممکن ہے؟

جنگ بدر کے بعد صفوان اور عمیر نے مکہ میں بیٹھ کر یہ ناپاک منصوبہ بنایا کہ عمیر مدینہ پہنچ کر کسی حیلے سے محمد عربی ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش کرے گا اور اگر اس مشن میں خود عمیر مارا گیا تو اس کے عوض صفوان، عمیر کے بچوں کی کفالت کرے گا اور اس کے قرض ادا کردے گا۔ عمیر گردن میں تلوار لٹکائے مدینہ منورہ پہنچ گیا اور پیغمبر اسلام ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ کر آنے کی غرض یہ بتائی کہ جنگ بدر میں قید کیے گئے اپنے بیٹے کی خیریت معلوم کرنے اور فدیہ دے کر اسے آزاد کرانے آیا ہوں، لیکن سرکار دو جہاں ﷺ نے یہ کہہ کر اس کے ہوش اڑا دیئے کہ تم نے صفوان سے اس شرط پہ مجھے قتل کرنے کا معاہدہ کیا ہے کہ اگر تمہیں کچھ ہو جائے تو وہ تمہارے عیال کی دیکھ ریکھ کرے گا اور تمہارے قرض ادا کردے گا مگر سن لو:

"وَاللّٰهُ حَائِلٌ بَيْنِي وَبَيْنَك، قَالَ عُمَيْرٌ أَشْهَدُ أَنَّك رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَّكَ صَادِقٌ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔"

"اللہ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہے۔ یہ سن کر عمیر نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

(المغازی للواقدی1: بکاء قریش علیٰ قتلاھا فی بدر، السیرۃ النبویۃ لابن کثیر: ۲/۴۸۶، ۴۸۹)

ہوسکتا ہے آپ یہ کہہ دیں کہ آپ اس روایت کو صحیح نہیں مانتے ہیں مگر آج کے دور میں تو یہ سوال ہی بچکانہ معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اور ہزاروں کلومیٹر دور رہنے والے کو اپنے سامنے موجود شے کی طرح دیکھنا ممکن ہے یا نہیں؟ کیونکہ ویڈیو کالنگ اور انٹرنیٹ کالنگ کے ذریعہ کوئی بھی شخص دور رہنے والے کو آمنے سامنے دیکھ سکتا اور اس کی باتوں کو آمنے سامنے سن سکتا ہے۔ اگر آپ کا موبائل 3G ہے تو آپ کسی بھی تھری جی موبائل والے کو ویڈیو کال کر کے اس سوال کا جواب ڈھونڈ سکتے ہیں، یہ کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دور سے اللہ کی اجازت سے دیکھنا ہر کسی کے لیے ممکن بلکہ واقع ہے اور اسے شرک کہنا غلط اور

ایمان کی بربادی ہے۔ البتہ! دور یا قریب کہیں سے بھی کسی کی مدد اور سہارے کے بغیر دیکھنا یہ اللہ کے لیے خاص ہے اور اس طرح کسی دوسرے کے لیے ماننا یقیناً شرک ہے۔

چوتھا سوال:

(۴) کیا یہ ممکن ہے کہ ایک انسان ایک جگہ رہ کر دنیا کے الگ الگ علاقوں کے لوگوں کو ایک ہی وقت میں دیکھ سکے، ان کی آوازوں کو سن سکے؟ اور ضرورت پڑے تو انہیں مشورہ بھی دے سکے؟

اس سوال کا جواب ہر وہ انسان دے سکتا ہے جو موبائل کانفرنس سے واقف ہے۔ ایک معمولی سا موبائل فون بھی یہ سہولت مہیا کرتا ہے کہ انسان ایک وقت میں مختلف جگہوں، متعدد ریاستوں، جدا جدا ملکوں اور الگ الگ براعظموں کے ایک سے زائد لوگوں سے محو گفتگو ہو اور اسی لمحہ میں وہ ان میں سے ہر ایک کی آواز سنے اور ان کو جواب دے۔ تقریباً یہی حال اس اسکرین کا ہے جو کئی ایک خفیہ کمروں سے منسلک ہوتی ہے، اس اکلوتی اسکرین پہ آپ اپنی سہولت کے حساب سے جتنے مختلف حصوں کا چاہیں ایک ساتھ مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

ایک اور سوال ذہن میں آتا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک آدمی الگ الگ جگہوں کے آدمیوں کو ایک ہی وقت میں دیکھے اور ان سے بات کرے؟؟

اگر آپ موبائل ویڈیو کانفرنس کے نظام سے واقف ہیں اور 3G موبائل اور سم کارڈ استعمال کرتے ہیں تو اس سوال کا جواب خود اپنے موبائل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں Skype، Nimbuzz، ooVoo اور فیس بُک وغیرہ سافٹ ویئرز اس طرح کی سہولیات فراہم کرتے ہیں کہ ایک انسان ایک وقت میں کئی ملکوں کے لوگوں سے ویڈیو کالنگ کے ذریعہ اسی طرح مذاکرہ، مباحثہ اور میٹنگ کر سکتا اور انہیں اچھے برے کی تعلیم دے سکتے ہیں جیسے ایک کمرے میں موجود لوگ ایک دوسرے کے چہرے اور ان کے احساسات کو دیکھتے ہوئے گفتگو کرتے ہیں۔ اگر آپ نیوز چینل پہ ہونے والی بحث کی اسکرین پہ غور کریں تو بھی آپ کو اس کا اچھی طرح احساس ہو جائے گا۔ عام طور پہ بحث

میں الگ الگ شہروں میں بیٹھے لوگوں کو ٹی وی کی ایک ہی اسکرین پہ دکھایا جاتا ہے۔
کیا ایک ہی شخص کو ایک وقت میں پورے ملک اور ساری دنیا میں دیکھا جا سکتا ہے؟
جی ہاں! صدر جمہوریہ کا بیان، وزیر اعظم کا خطاب اور کرکٹ اور فٹ بال میچ عام طور پر پورے ملک اور پوری دنیا میں دیکھے جاتے ہیں۔

ایک سکنڈ میں دنیا کے کسی بھی کونے میں پہونچنا ممکن ہے یا نہیں؟؟

اس سوال کا جواب ہر اس شخص کے پاس ہے جو Whatsapp، فیس بک، وائبر اور ای میل وغیرہ استعمال کرتا ہے۔ ان سافٹ ویئرز کے ذریعہ ایک شخص اپنے دستاویز کو صرف ایک سکنڈ یا اس سے بھی کم مدت میں ہندوستان سے امریکہ بھیج سکتا ہے۔ اس کی ایک دوسری مثال بجلی (Electricity) بھی ہے۔ جو ایک سکنڈ کی مدت میں لاکھوں کلومیٹر کا سفر طے کرتی ہے۔ ان چیزوں کی ایجادات میں اللہ جل شانہ نے انسانوں کے لیے یہ پیغام پوشیدہ رکھا ہے کہ وہ قرآن وحدیث کا مطالعہ کریں اور سائنسی انکشافات کے ساتھ ان کی حقانیت پہ اپنے ایمان کو اور مضبوط بنائیں اور جنہیں اسلام کے کسی عقیدہ اور فکر پہ کوئی شبہ ہو وہ انہیں سائنس کی ان ایجادات سے آزما کر پرکھیں جن کے صحیح ہونے میں کسی طرح کا شبہ نہ ہو۔

اس کی تصدیق قرآن کریم کی آیت مبارکہ سے بھی ہوتی ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں کے سامنے یہ معاملہ رکھا کہ میں ملکۂ سبا بلقیس کا تخت جلد از جلد اپنے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں تو ایک جن اور نبی سے کروڑہا درجہ کم مرتبہ رکھنے والے ایک انسان آصف بن برخیاہ نے کیا جواب دیا اور کونسا کارنامہ کر دکھایا، اسے قرآن شریف کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَقَامِكَ وَإِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِيْنٌ o قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتٰبِ أَنَا آتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْ أَأَشْكُرُ أَمْ

أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ٥ "

''ایک بڑا خبیث جن بولا میں وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ حضور مجلس برخاست کریں، اور میں بے شک اس پر قوت والا امانت دار ہوں، اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پلک مارنے سے پہلے، پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے، تا کہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری، اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا۔'' (سورة النمل: ٣٩۔٤٠)

اس آیت مبارکہ میں ایک خاص نکتہ یہ غور کرنے کے قابل ہے کہ جنات وشیطان کے علم وقوت سے زیادہ علم اور اختیار عام اللہ والوں کو عطا ہوتے ہیں۔ جن نے سکنڈ سے زائد کی مہلت مانگی تھی مگر آصف بن برخیاہ جسے قرآن نے کتاب اللہ کا عالم کہا ہے انہوں نے ۱/۴ سکنڈ یعنی سکنڈ کے چوتھے حصہ سے بھی کم کی مدت کا استعمال کیا۔ یہ تو ایک عالم اور عام اللہ والے کا علم وتصرف ہے پھر انبیا اور وہ بھی سیدالانبیا محمد ﷺ کے علم وتصرفات کا کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ ایک سکنڈ میں دنیا کے کتنے گوشوں میں کتنی مرتبہ جا کر آسکتے ہیں، یہی وہ مقام ہے جہاں آکر بڑے سے بڑا ریاضی داں اور سائنس داں بھی ماتھا ٹیکنے پہ مجبور ہوجاتا ہے اور اسے یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں رہ جاتا ہے کہ واقعۃً اللہ جل شانہ کا سچا دین اسلام ہے۔ آخری آیت میں مذکور حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس قول نے اس جانب بھی رہنمائی کردی کہ نبی سے کمتر ایک انسان کے ذریعہ یہ کارنامہ دراصل ایک آزمائش ہے کہ کون کون اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور کون ناشکرا بنتا ہے۔

اگر اسلامی تاریخ کے صفحات پہ غور کریں تو معراج کے واقعہ سے بھی یہ سبق ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک سکنڈ میں کہیں سے کہیں پہونچنا ممکن بلکہ واقع ہے۔

پانچواں سوال:

(۵) کیا اسے ممکن مانا جاسکتا ہے کہ ایک انسان ہزاروں میل دور سے کسی دوسرے انسان

کے کام آسکے؟ اپنے ہاتھ کو کام میں لا کر اس کی کسی مصیبت و پریشانی کو دور کر سکے؟

آج کے دور میں یہ سوال تھوڑا بچکانہ محسوس ہوتا ہے کیونکہ انٹرنیٹ چلانے والے اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ''Team Viewer'' نامی ایک سافٹ ویئر خاص اسی مقصد کے لیے بنایا گیا ہے کہ دور رہ کر بھی ایک دوسرے کے کام آسکے۔ اس سافٹ ویئر کے ذریعہ دو الگ الگ جگہ، دو مختلف شہر، دو جدا جدا ملک اور یہاں تک کہ دو الگ الگ بر اعظموں کے لوگ آپس میں تعلق پیدا کر کے ایک دوسرے کے کمپیوٹر کا سافٹ ویئر لے سکتے اور ایک دوسرے کے کمپیوٹر سے سافٹ ویئر مشکلات کو دور کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ماہرین نے ایسے سافٹ ویئرز بنالیے ہیں جن کے ذریعہ ماں باپ دور رہ کر بھی اپنے بچوں کی آن لائن حرکات وسکنات سے باخبر رہ سکتے اور انہیں گندی ویب سائٹوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک انسان اور وہ بھی غیر مسلم کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں جن کا اتنا بڑا کمال ہے تو اللہ جل شانہ نے اپنے سب سے چہیتے پیغمبر رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کی یا اس سے لاکھوں گنا مضبوط کس قدرت و طاقت سے نوازا ہے، جس کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ جب چاہیں اور جس کی چاہیں خبر لے لیں اور اس کی مدد کرسکیں۔ کم از کم اس سائنسی زمانہ میں اس کو حرام اور شرک کہنا اپنی عقل وخرد پہ سوالیہ نشان لگانے کے مترادف ہے۔ مزید سمجھنے کے لیے موبائل کے ٹیرف ریچارج پہ بھی غور کریں، جیسے ہی آپ نے اپنے لیے کسی خاص آفر کا ریچارج کرایا اُس نے اسی وقت کام کرنا شروع کردیا۔ ذرا سوچیے کون ہے جو آپ کے آدھ اِنچ سِم کارڈ کو اتنی پھرتی کے ساتھ کم پیسہ کاٹنے پہ مجبور کر رہا ہے۔ (۸)

---

(۸) شیخ زکریا کاندھلوی لکھتے ہیں:

''مولانا جامی نور اللّٰہ مرقدہ و اعلیٰ مراتبہ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو اُن کا اِرادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہوکر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا اِرادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کردی مگر اُن پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھُپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا۔

(بقیہ اگلے صفحہ پہ)

مزید اطمینان کے لیے درج ذیل امور کو بغور دیکھیں:

(۱) موبائل، ٹی وی اور اس کا لائیو مباحثہ، انٹرنیٹ اور بہت سے ویڈیو کالنگ سافٹ ویئرز نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ دور سے دیکھنا، سننا یا سامنے بیٹھے آدمی کی طرح دیکھ کر باتیں کرنا یا دنیا کے الگ الگ حصوں میں رہنے والوں کو ایک ساتھ دیکھنا اور سننا ہر کس و ناکس، پڑھے لکھے اور اَن پڑھ کے بس میں آچکا ہے، اس طرح کی کوئی چیز ان کے لیے محال نہیں رہ گئی ہے۔ پھر اسے اللہ کے رسول ﷺ جیسی ہستی کے لیے ناممکن یا شرک کیسے قرار دیا جا سکتا ہے......؟؟؟

(۲) اے ٹی ایم کارڈ اور اے ٹی ایم مشین کی ایجاد نے اس نظریہ کو بھی باطل کر دیا ہے کہ پڑھنے اور جاننے کی طاقت صرف جان والی چیزوں میں ہوتی ہے اور صرف یہی چیزیں کسی کی مدد کر سکتی ہیں، غیر ذی روح چیز نہ جان سکتی ہے، نہ ہی فائدہ پہونچا سکتی ہے، کیونکہ اے ٹی ایم مشین ہمارے اے ٹی ایم کارڈ کو پڑھتی اور ہمیں زندوں کی طرح اتنا ہی پیسہ بڑھاتی

پچھلے صفحہ کا بقیہ

حضور (ﷺ) نے فرمایا وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور اُن کو راستہ سے پکڑوا کر بلوایا، اُن پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں، بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پہ کھڑے ہو کر پڑھنے کا اِرادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اس پر اُن کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اِعزاز و اِکرام کیا گیا۔ اس قصہ کو سننے میں یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں۔ لیکن اس وقت اپنی ضعف بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعت کتب سے معذوری ہے۔ ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرما دیں۔ اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیا میں سے ہیں ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دست مبارک باہر نکلا اور اُنہوں نے اُس کو چوما۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کے حکایاتِ زیارتِ مدینہ کے سلسلہ میں ۱۳ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی کی کتاب الحاوی سے گزر چکا ہے۔" (تبلیغی نصاب: فضائل درود شریف، ص ۱۱۰۔۱۱۱، مدینہ بکڈپو، جامع مسجد دہلی، نسخہ قدیم مگر سن ندارد)

تبلیغی نصاب میں سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ کے جس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اسے امام الشان حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے 'الحاوی للفتاوی' میں شامل اپنے ایک رسالہ 'تنویر الحلک فی اِمکان رؤیۃ النبی والملک' میں ذکر کیا ہے۔ عنبر

ہے جتنا ہم مانگتے ہیں، ساتھ ہی بینک کے نوٹوں کی پہچان بھی خوب رکھتی ہے۔ اور پھر اس کی قوت یہیں لاجواب نہیں ہوتی ہے بلکہ اگر آپ الہ آباد بینک کے ہندوستان سے جاری کردہ اے ٹی ایم کارڈ کو امریکہ میں کسی معاون بینک کے اے ٹی ایم مشین میں استعمال کریں تو بھی فاصلہ، کمپنی، رنگ، نسل، بو اور لکھاوٹ کے دسیوں اِختلافات کے باوجود مشین آپ کے کارڈ کو پڑھ لے گی اور آپ کی مدد کرے گی۔ اور یہیں پر بس نہیں، بلکہ اگر آپ چالاک بن کر مشین کو دھوکہ دینا اور جمع سے زیادہ نکالنا چاہیں تو مشین اسے بھی پڑھ لے گی اور آپ کو خالی ہاتھ لوٹا دے گی۔ یہ ایک غیر ذی روح چیز کا علم اور اس کی قدرت ہے تو پھر مصطفیٰ ﷺ کی قدرت اور ان کے علم کی وسعت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے، ایک بڑے سے بڑا ولی اور صدیق اکبر بھی نہیں۔ لم یعرفنی حقیقةً غیر ربی، أو کما قال۔

(۳) تیز رفتار زمانہ میں ایسے سافٹ ویئرز بنا لیے گئے ہیں جن کے ذریعہ کوئی بھی انسان بہ آسانی یہ جان سکتا ہے کہ ابھی فلاں آدمی کہاں ہے، ایسے ہی سافٹ ویئر کے ذریعہ پولیس مجرموں کو پکڑتی اور دور جدید کے جرائم کا سراغ لگاتی ہے۔ GPS وہ سسٹم ہے جو موبائل کا محل وقوع پڑھتا رہتا ہے اور آن رہنے کی صورت میں سرور (Server) کو اس بات کی خبر دیتا رہتا ہے کہ موبائل ابھی کہاں ہے اور کس علاقہ سے گذر رہا ہے۔ اس طرح ایک ہی سرور میں لاکھوں کروڑوں موبائلوں کے متعلق ایک ایک جانکاری جمع ہوتی رہتی ہے اور پولیس یا ضرورت مند ایجنسی یا افراد جب چاہتے ہیں اس کے ریکارڈ کی بنیاد پہ تحقیق کو آگے بڑھاتے اور مجرموں کو اسی سسٹم کی مدد سے دبوچتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان یہی خیال رسول اللہ ﷺ کے متعلق رکھے کہ اللہ نے ان کے بس میں بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ جب چاہیں کسی امتی کی خبر لے لیں، تو یہ شرک کیسے ہو گیا......؟ اگر ہم اسے ناممکن اور شرک کہیں تو GPS سسٹم اسلام کی ساری بنیادوں کو ہلا دے گا اور لازم آئے گا کہ جس چیز کو اللہ نے اپنے علاوہ کے لیے ناممکن بنایا ہے اسے سائنس نے معاذ اللہ توڑ کر ممکن بنا دیا ہے۔ صد بار معاذ اللہ

(۴) آپ غور کریں کہ جیسے ہی آپ اپنی ریاست سے نکل کر دوسری ریاست کی سرحد میں داخل ہوتے ہیں خود بخود آپ کا موبائل رومنگ چارج ایبل (Roaming Chargable) بن جاتا ہے اور آپ ایک سکنڈ کے لیے بھی بیرون ریاست رہ کر موبائل آپریٹر کمپنی کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے ہیں جبکہ آپ کی طرح اس کے کروڑوں صارفین ہیں، اسی طرح اگر آپ کے موبائل کا کوئی خاص آفر رات گیارہ بج کر انسٹھ منٹ انسٹھ سکنڈ پہ ختم ہو رہا ہو اور آپ صرف ایک سکنڈ کے لیے اسے استعمال میں لانا چاہیں تو آپ کے لیے عام طور پہ یہ ممکن نہیں ہوتا ہے، ذرا سوچیں آخر وہ کونسی چیز ہے جو اتنی سختی کے ساتھ آپ کی نگرانی کرتی ہے؟ جب آپ کے موبائل میں لگے ایک آدھ اِنچ کے سِم کارڈ کی طاقت اتنی ہے تو کیا آپ سردار کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی قدرت کا اندازہ لگا سکتے ہیں......؟؟؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ بس اتنا کہہ سکتے ہیں:

لا یمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا — خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(۵) اسی طرح ہم آپ ریلوے ٹکٹ بُک کرتے ہیں، مگر شاید ہی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی سیٹ دو آدمیوں کے نام ہو جائے، بالخصوص ہندوستان میں تتکال کوٹہ میں اکثر دو ڈھائی سو سیٹیں ریزرو ہوتی ہیں جو ٹرین کی روانگی سے ایک دن پہلے صبح دس بجے سے فروخت ہوتی ہیں، مگر بعض ٹرینیں ایسی بھی ہیں جن کا تتکال ٹِکٹ دس بج کر ایک منٹ پہ بھی دستیاب نہیں ہوتا ہے، مطلب یہ ہے کہ ساٹھ سکنڈ میں ۲۵۰/ یعنی ایک سکنڈ میں ۴/ سے زائد ٹکٹ بُک ہوتے ہیں لیکن شاید کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک ہی سیٹ دو مختلف آدمیوں کے لیے مختص ہو گئی ہو، اس سے سسٹم اور انٹرنیٹ کے بارے میں غیر معمولی اِدراک وقوت کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ تو خدا کی قدرت کی ایک جھلک ہے جس سے ہم اور آپ اس کی بے انتہا قدرت اور علم نیز اس کے محبوبانِ بارگاہ انبیا و اولیا کی محدود طاقت اور علم کے ایک فیصد کا بھی اندازہ نہیں کر سکتے ہیں۔ تتکال ٹِکٹ کے اس قضیہ سے آنِ واحد میں موت کے فرشتہ کے یورپ و ایشیا دونوں جگہوں پہ تصرف کرنے کے مسئلہ کو سمجھنا اور سمجھانا بھی

بہت آسان ہو گیا، اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ واضح ہوتا ہے جس کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

(٦) فیس بک، گوگل، یا ہو اسی طرح بینک وغیرہ کی ویب سائٹیں اپنے ہر صارف کو ان کے جنم دن پہ مبارک باد دیتی ہیں۔ جبکہ فیس بک کے کروڑوں یا شاید ایک ارب کے قریب استعمال کرنے والے ہیں مگر پھر بھی بے جان سی چیز ویب سائٹ اور اس کا سافٹ ویئر نہ صرف اپنے متعلقین کی تاریخ ولادت کو محفوظ رکھتا ہے بلکہ انہیں اس مخصوص دن پہ مبارک باد دینا اور دوسروں کو بدھائی دینے کی ترغیب دینا نہیں بھولتا ہے۔ کیا یہی علم وقدرت ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے شرک مان لیں......؟

اب شبہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن وحدیث کے بہت سے الفاظ یہ بتاتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کسی کو بھی چھپی باتوں (غیب) کا علم نہیں، پھر ہم غیر اللہ کے لیے اسے کیسے مان لیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح کی آیات واحادیث میں ذاتی (اللہ کے دیے بغیر) علم کا انکار ہے، عطائی (یعنی اللہ کے دیے ہوئے) علم کا اِنکار نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کی آیت مبارکہ میں کہا گیا:

"إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ."

"اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم، وہی پانی برساتا اور جانتا ہے جو رحموں (Wombs) میں ہے، کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور نہ ہی کوئی اپنی موت کی جگہ کو جانتا ہے، بے شک اللہ علم وخبر والا ہے۔" (سورة لقمان: ٣٤)

اس میں کہا گیا ہے کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کو صرف اللہ جانتا ہے (کہ لڑکا ہے یا لڑکی) مگر آج سونوگرافی وغیرہ سے ہر کافر ومسلم کے لیے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ وہ اس بات کو جان لے اور اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔ تو (معاذ اللہ) کیا یہ کہا جائے گا کہ جس چیز کو اللہ نے اپنے علاوہ کے لیے ناممکن بنایا ہے اسے سائنس نے ممکن بنا دیا ہے؟؟ نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ یہی کہا جائے گا کہ اللہ کے دیے سے جان سکتا ہے اور اللہ نے سائنس دانوں کو یہ طاقت دیدی ہے کہ وہ سونوگرافی کے ذریعہ اس بات کا پتہ لگا لیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو بھی۔

(۷) اَنڈروئڈ (Android) موبائل استعمال کرنے والے نوٹ کرلیں کہ بہت سے سافٹ ویئرز ان کے موبائل کو چوری اور گمشدگی سے حفاظت کی گارنٹی (Anti-theft/lost) فراہم کرتے ہیں۔ اس میں آپ کو اپنے کسی قریبی کا موبائل نمبر اور اپنا ای میل آئی ڈی رجسٹرڈ کرنا ہے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب بھی آپ کے موبائل میں کوئی نیا سم کارڈ ڈالا جائے گا وہ سافٹ ویئر آپ کے رجسٹرڈ نمبر اور ای میل آئی ڈی پہ ایک پیغام بھیج کر اس بات کی خبر دے گا کہ داخل کیے گئے نئے سم کارڈ کا نمبر یہ ہے، پھر اس جانکاری کے ذریعہ آپ چور تک بہ آسانی پہونچ جائیں گے۔ اور یہیں پہ بس نہیں، بلکہ سافٹ کے ذریعہ فراہم کیے گئے کچھ مخصوص نمبرات (Passwords) کو کسی بھی موبائل سے میسیج بھیج کر آپ چور کے ہاتھ میں موجود اپنے موبائل سے ہر طرح کی معلومات اور محفوظ ڈاٹا کو حذف (Delete) کرسکتے ہیں۔ یہاں آ کر ایک صحیح دماغ امتی یہ سوچنے پہ مجبور ہوجاتا ہے کہ جب ایک معمولی انسان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کہیں سے بھی اپنے گمشدہ موبائل سے ڈاٹا (اور اپنی یا دوسرے کی مشکلات) دور کرسکتا ہے تو پھر رسول اللہ ﷺ کے لیے اسے کیسے ناممکن مانا جاسکتا ہے کہ وہ مدینہ منورہ سے اپنے امتی کی پریشانی کو دور کردیں......؟؟

(۸) نوکیا ملٹی میڈیا موبائل استعمال کرنے والے اَفراد غور کریں اپنے موبائل میں دیے گئے آپشن (Speak to Call) پہ۔ اپنے موبائل کے ایک مخصوص بٹن کو دیر تک دبا کر کسی بھی محفوظ نام کو پکاریں موبائل خود بخود اسے کال کرنے لگتا ہے، سامنے والے کی گھنٹی بجنے لگتی ہے اور اسے یہ خبر ہوجاتی ہے کہ آپ نے اُسے یاد کیا ہے۔ یہ طریقہ بتا رہا ہے کہ کسی کے نام کو دور سے پکار کر یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوجائے گی، یہ ہر کس و ناکس یہاں تک کہ غیر مسلم کے بس میں بھی آچکا ہے۔ اس کا اِنکار اپنے وجود کے انکار سے زیادہ مشکل ہے، پھر رسول اللہ ﷺ کے لیے ایسا خیال رکھنے والے کو مشرک کہنا ایمان کا حصہ کیسے ہوسکتا ہے......؟؟

(۹) ہندوستانی ریلوے کا آن لائن سسٹم اتنا مضبوط ہوگیا ہے کہ آپ جب چاہیں ہندوستان میں چلنے والی تقریباً دس ہزار میل/ایکسپریس ٹرینوں میں سے کسی کا بھی Running

Status (یعنی ابھی کس اسٹیشن سے چل کر کس اسٹیشن کو پہنچنے والی ہے) جان سکتے ہیں، آپ یہ دیکھ کر ششدر رہ جائیں گے کہ ہر منٹ وہ سافٹ ویئر اَپ ڈیٹ خبریں دیتا رہتا ہے۔ سوچیے! ایک بے جان سی چیز اور غیر مسلم کے دماغ سے بنا ایک معمولی سا سافٹ ویئر انٹرنیٹ سے مل کر اتنا قوی اور طاقت ور ہوجاتا ہے کہ وہ ایک نہیں بلکہ (ٹرین میں بیٹھے) لاکھوں لوگوں کے موجودہ وقوع کی خبر دیتا رہتا ہے، اور یہیں پہ بس نہیں بلکہ ایک معمولی اور جاہل وان پڑھ گنوار کے لیے بھی اس بات کو ممکن بنادیتا ہے کہ وہ جب چاہے از خود معلوم کرلے۔ جس چیز کو اس طرح کے سافٹ ویئر نے ہر عام وخاص، جاہل وعامی، مسلم وکافر، مرد وعورت، سمجھ دار اور نا سمجھ، بالغ ونابالغ، عالم وجاہل کے لے ممکن عادی بنادیا ہے، ہم اسی قوت وطاقت یا اسی جیسی قوت وطاقت کو رسول اللہ ﷺ کے لیے شرک کہنے والے کیسے امتی ہوسکتے ہیں......؟؟

۞......۞......۞

جاوید احمد عنبر مصباحی

۱۰ر محرم الحرام ۱۴۳۶ھ / ۴ر نومبر ۲۰۱۴ء

اِسلام اور عیسائیت ایک تقابلی مطالعہ

اَز قلم: جاوید عنبر مصباحی

صفحات: ۲۰۸ قیمت: ۱۰۰/روپئے (ہندوستانی)

مفکر اِسلام علامہ **محمد قمر الزماں اعظمی** دام ظلہ (سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، مانچسٹر، برطانیہ):

''مولانا جاوید احمد عنبر مصباحی نے اپنی کتاب اسلام اور عیسائیت ایک تقابلی مطالعہ میں بہت مدلل انداز سے تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے اور نظریۂ توحید، رسالت، اسلامی حدود وتعزیرات بائبل اور عقل سلیم کی روشنی میں، دہشت گردی اور اسلام کے نظریۂ جہاد اور بائبل کے مزعومہ امن پسندی کے عناوین قائم کر کے بائبل اور قرآن کی روشنی میں بہت معیاری مطالعہ پیش کیا ہے۔''

بلاشبہ یہ کتاب آج کے دور میں اسلام کے خلاف اعداء اسلام یہود ونصاریٰ کے باطل پروپیگنڈوں کا بہترین جواب ہے میری خواہش ہے کہ یہ کتاب ہر پڑھے لکھے مسلمان کی نظر سے گذرے، خدا مولانا عنبر مصباحی کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

مشمولات

- ☆ توحید، نبوت مسیح اور بائبل
- ☆ اسلامی حدود وتعزیرات بائبل اور عقل سلیم کی نظر میں
- ☆ بائبل اور قرآن کے تصور جنگ اور ان کے اصول وضوابط کا موازنہ
- ☆ دہشت گردی کا داعی کون؟ قرآن یا بائبل؟
- ☆ صحابہ اور حوارئین مسیح کے ایمان وایقان کا ایک تقابلی مطالعہ
- ☆ قیدیوں اور دشمنوں کے ساتھ نبی ﷺ اور ''پیغمبران بائبل'' کے اخلاق وکردار کا ایک تقابلی جائزہ

ناشر: برکاتی بکڈپو، خواجہ بازار، گلبرگہ، کرناٹک۔ ہند رابطہ +919945333045

تقسیم کار: مدنی بکڈپو، مٹیا محل، دہلی۔ ہند رابطہ +918459092924

بائبل میں نقوش محمدی

اَز قلم: جاوید عنبر مصباحی

صفحات: ۴۹۶ قیمت: ۲۵۰/روپئے (ہندوستانی)

مفکرِ اسلام علامہ **محمد قمر الزماں اعظمی** دام ظلہ (سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، مانچسٹر، برطانیہ):

''بحمدہٖ تعالیٰ مجھے مولانا جاوید احمد عنبر مصباحی زاد اللہ علمہ کی کتاب بائبل میں نقوش محمدی کے سرسری مطالعہ کا موقعہ ملا، بلا شبہ مولانا موصوف کی یہ کتاب اردو زبان میں اس موضوع پر اہم ترین کتاب ہے......مولانا موصوف نے انتہائی جانفشانی اور عرق ریزی سے ان تمام بشارتوں کو حوالہ جات اور ان کی تشریحات کے ساتھ جمع فرما دیا ہے جو بائبل میں موجود ہیں۔ اس طرح انہوں نے عیسائیوں کے اس دعوے کو کہ مَن لم تبشر به النبوّاتُ فليس بنبيٍ 'خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے حق میں دلائل و براھین سے ثابت فرما دیا ہے۔ اس کتاب کو کوئی بھی عیسائی عصبیت کی عینک اتار کر مطالعہ کرے گا تو وہ پیغمبر اسلام ﷺ کی عظمت کا قائل ہوگا اور وہ اسلام نہ بھی قبول کرے تو کم از کم ان کی نبوت مطلقہ اور سیادت عامہ کا انکار نہ کر سکے گا۔''

فقیہ اسلام مفتی **عبد الحلیم رضوی اشرفی** دام ظلہ (سرپرست عالمگیر دعوتی تحریک دعوت اسلامی):

''مفتی جاوید عنبر مصباحی کی تازہ تصنیف ''بائبل میں نقوش محمدی صلی اللہ علیہ وسلم'' کا مسودہ دیکھا۔ چند اوراق کا مطالعہ کیا اسے خوب پایا۔ اہل علم کے لیے عموماً اور تقابل ادیان کے طالب علموں کے لیے خصوصاً بیش بہا علمی خزانہ ہے۔ قابل قدر مصنف نے موجودہ بائبل کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا اور ایسے پچاس مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آج بھی اپنی تابانی بکھیر رہا ہے باوجودیکہ موجودہ بائبل کو ارباب کلیسا کے ہاتھوں تحریف و تبدیل کے کئی مراحل سے گذارا جا چکا ہے۔''

ناشر: برکاتی بکڈپو، خواجہ بازار، گلبرگہ، کرناٹک۔ ہند رابطہ 919945333045+

تقسیم کار: مدنی بکڈپو، مٹیا محل، دہلی۔ ہند رابطہ 918459092924+